واصف رومان تلہ گنگ

مجلس احرارِ اسلام عقیدہ و ایمان کی جنگ لڑ رہی ہے۔

دینی قوتوں کا مضبوط اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔

موجودہ سیاسی کشمکش دو سرمایہ پرست طبقوں میں حصولِ اقتدار کی جنگ ہے۔

پاکستان میں اسلام کے خلاف بکواس "جمہوریت" کا حصہ ہے۔

مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المؤمن بخاری کا تلہ گنگ میں خطاب

گزشتہ ماہ تلہ گنگ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام یکے بعد دیگرے مختلف اجتماعات منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات میں مجلس کے مرکزی قائدین حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، حضرت سید عطاء المؤمن بخاری صاحب، مولانا محمد مغیرہ صاحب اور مقامی احرار رہنماؤں نے خطاب کیا۔ پہلے اجتماع میں حضرت سید عطاء المؤمن بخاری تشریف لائے، مسجد ابوبکر صدیق میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ دفتر احرار میں مقامی کارکنوں سے تنظیمی امور پر گفتگو فرمائی اور بعد ازاں احرار کارکن جناب حاجی مظہر الحق صاحب کی رہائش گاہ پر ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔ ذیل میں سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ کے بیانات کا خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

مجلس احرار اسلام ایک منفرد کردار کی جماعت ہے جس کا مقصد اور نصب العین مخلوق پر خالق کے نظام کا نفاذ ہے۔ دنیا کے تمام مسائل صرف اسی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں کہ یہاں انسان پر انسان کا بنایا ہوا نظام مُسلط ہے تفریق و انتشار اور دھڑے بندیاں اس لادینی نظام کا حصہ ہیں۔ انسان ہی انسان پر ظلم کر رہا ہے خود انسانی حقوق کے علمبردار انسانی حقوق پامال کر رہے ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے اور انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کا اعلان کرتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسلام کے خلاف ہے۔

پاکستان بھی یہود و نصاریٰ کی سازشوں کی زد میں ہے اور یہاں کا سیاسی نظام بھی انہی سازشوں کا حصہ ہے۔ گزشتہ پینتالیس برسوں میں ہمارے سیاست دانوں اور حکمرانوں نے ملک و قوم اور دینی اقدار کی تباہی و بربادی میں بھرپور اور کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایسا ظالم طبقہ ہے کہ اس نے بھولے سے بھی اہل وطن کی دینی، اخلاقی، سماجی

اور معاشی اقتدار اور وسائل کے تحفظ اور حل کیلئے کبھی نہیں سوچا۔

سید عطاء المؤمن بخاری صاحب نے کہا کہ پاکستانی حکمران اور سیاست دان جب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو پھر سیاست کو اسلام سے جدا کر کے کفار و مشرکین کے سیاسی فلسفہ پر کیوں کار بند ہیں۔ کیا اسلام کا دیا ہوا سیاسی نظام ہمارے تقاضے پورے نہیں کرتا؟ اس نازک وقت میں یہ واضح دو عملی اُمت مسلمہ کی تباہی و بربادی کا دوسرا نام ہے۔ اس موقع پر دیگر طبقات کے مقابلہ میں علماء کی ذمہ داریاں اور بڑھ گئی ہیں۔ وہ دنیا دارانہ اور کافرانہ سیاست کے حامل افراد اور جماعتوں کا ٹول بننے کی بجائے اپنے طبقہ کو ایک مرکز پر مجتمع کر کے خالص دینی جدوجہد کریں۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ سیاسی کشمکش دو بڑے سرمایہ پرست طبقوں کے درمیان صرف حصولِ اقتدار کی جنگ ہے۔ حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف سے ہماری جنگ دوسری جماعتوں سے بالکل مختلف ہے۔ ہماری وجہ اختلاف ان کا دین پر عمل پیرا نہ ہونا ہے۔ ہمارے نزدیک دونوں طبقوں نے ایسا مذہب ایجاد کیا ہے۔ جس کا مقصد دین اور اہل دین کو اقتدار کیلئے نا اہل ثابت کرنا ہے۔ اور اسلام متفقہ عقائد کو مسلمانوں میں موضوع بحث بنا کر مشکوک کرنا ہے۔ پاکستان کی جو جماعتیں ان طبقوں کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کو ملک دشمن قرار دے رہی ہیں وہ یا تو سازش کا حصہ ہیں یا اسکی شکار ہوئی ہیں۔ اگر ملک اور قوم کو بچانا ہے تو ہمیں اپنے اصل مرکز "اسلام" کی طرف لوٹنا ہوگا جس کی نافرمانی نے ہمیں یہ بُرے دن دکھائے ہیں۔

سید عطاء المؤمن بخاری صاحب نے کہا کہ "جمہوریت" انسانوں کا پیش کردہ نظریہ ہے جو اول تا آخر خامیوں کا مجموعہ ہے۔ جمہوری نظام ریاست دنیا بھر میں انسانوں کی تفریق اور تذلیل کا باعث بنا ہے۔ یہ نظام ایک فریب اور دھوکہ ہے جس کو خوبصورت بنا کر انسانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ اسی نظام کی وجہ سے پوری دنیا کا امن و سکون برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ بوسینا، صومالیہ، تاجکستان، افغانستان اور کشمیر میں جو ظلم ہو رہا ہے وہ اسی نظام کی سازشوں کا حصہ ہے۔ الجزائر میں مسلمان مُروجہ جمہوری شرائط پر پورے اُترے مگر انہیں انتخاب جیتنے کے باوجود حکومت میں نہیں آنے دیا گیا۔

"جمی کارٹر" نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ

"ہم اسلامی تحریکوں کا بنظرِ غائر مطالعہ کر رہے ہیں دنیا میں کمیونزم کا راستہ روکنے کیلئے ہم احیاء اسلام کے حامی ہیں"

مقصد واضح ہے کہ اسلام کو بطور نعرہ کے پوری شد و مد سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ مگر جہاں نفاذ کے آثار پیدا ہوں گے امریکی، یہودی و نصرانی راستہ روک دیں گے۔

اس وقت ملک کی تمام دینی جماعتوں کے مضبوط اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ مگر دین کی بالادستی کیلئے قائم ہونے والے اتحاد پر کسی لادین سیاست دان کو شب خون مار کر اس کے ثمرات اُچک لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ مجلس احرارِ اسلام ایسے ہر اتحاد کا نہ صرف خیر مقدم کرے گی بلکہ اس سے مکمل تعاون کرے گی۔

دین میں اللہ، رسول اور صحابہ کے بعد شخصیت یا جماعت حُجت نہیں۔ خود ساختہ شخصیتوں کے بتوں کی قید سے آزاد ہو کر دین اسلام کی اطاعت میں آجاؤ۔

مجلس احرار اسلام نے ہمیشہ عقیدے کی جنگ لڑی ہے۔ تحریک کشمیر، تحریک کپور تھلہ، تحریک مدح صحابہؓ، تحریک مسجد منزل گاہ سکھر، اور سب سے بڑی زندہ تحریک تحفظ ختم نبوت عقیدے اور ایمان کی جنگ نہیں تو اور کیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی "جمہوریت اور اس کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہونے والے خلفشار کے خلاف ہم احرار والوں نے ہی تند و تیز زبان و قلم استعمال کئے اور اس سازش کے اسیروں کو جھنجھوڑ کر آزادی کی طرف بلایا مگر آہ ہماری ایک نہ سُنی گئی۔ آج خدا، رسول، صحابہ، قرآن، اور پورے اسلام کو پاکستان کے اخبارات اور ہر فورم پر تنقید و تنقیص کا نشانہ بنایا جارہا ہے تو تمام مذہبی طبقے پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ یہ سب کچھ جمہوریت کا تحفہ ہے۔

دوستو! پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہوگا۔ جو تباہی آرہی ہے وہ آکر رہے گی۔ مگر دین والوں کے اتحاد سے اور خلوص والی محنت سے اسکا راستہ روکا جاسکتا ہے۔

آئی جے آئی اور پیپلز پارٹی دو جڑواں بہنیں ہیں۔ دونوں کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ دونوں یہود و نصاریٰ کی تہذیب کی نمائندہ ہیں۔ قوم کو مروا کر، ملک توڑ کر، ایک دوسرے کے خلاف آگ کا الاؤ روشن کرنے کے باوجود یہ پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔۔۔ اب یہ پھر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ آئی جے آئی اور پیپلز پارٹی میں مفاہمت دراصل اس ماحول کو ختم کرنے کیلئے ہے جو علماء حق نے پیدا کیا ہے یا جس کیلئے وہ کوشاں ہیں۔

سید عطاء المؤمن بخاری صاحب کے کامیاب دورہ کے بعد گزشتہ دنوں ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مد ظلہ یوم معاویہؓ کے جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ مولانا محسن رضا فاروقی مولانا عطاء الحق اور مولانا محمد مغیرہ آپ کے ہمراہ تھے۔ مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں قبل از نماز جمعہ اور بعد از نماز جمعہ ان حضرات نے امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ خلیفہ راشد سیدنا معاویہؓ کی شخصیت، دورِ حکومت اور کارہائے نمایاں اتنے زریں ہیں کہ اپنے اور بیگانے مل کر زور لگالیں مگر اُن کی زندہ جاوید شخصیت کے حسن کو متاثر نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ وہ صحابی رسول ﷺ، کاتب وحی اور خلیفہ رسول ﷺ تھے۔

عظیم مجاہد آزادی، مفکرِ احرار چودھری افضل حق ؒ کے تین ادبی شاہکار

* معشوقہ پنجاب (قصہ ہیر رانجھا۔ تنقید) * شعور (ایک اصلاحی ڈرامہ)
* دیہاتی رومان (افسانوی اصلاحی کہانی)

تینوں کتابوں کا مجموعہ

شعور کے عنوان سے یکجا شائع ہو گیا ہے ❋ صفحات ۱۴۴ / قیمت ۳۵ روپے